www.emarsiya.com

اِک حشر ہُوا خیمۂ شبیرؑ میں برپا   کہنے لگے زینبؑ سے یہ سرپیٹ کے مولاؑ
دُنیا سے چلے عونؑ و محمدؑ میری بہنا   سیدانیاں سر پیٹ کے کرنے لگی گِریہ
یہ حوصلہ دیکھا گیا کربل کی زمیں پر
زینبؑ نے کیا نسل کو قُرباں شہِؑ دیں پر

یہ مرثیہ ساحلؔ نے لِکھا درد میں ڈوبا   سب اہلِ عزا سُن کے اِسے کرتے ہیں گِریہ
سرپیٹ کے شہزادیؑ کو سب دیتے ہیں پُرسہ   دیتی ہیں دُعائیں اِنہیں اِس واسطے زہراؑ
کہتی ہیں بُکا کرتے ہیں ناشاد عزادار
یا رب رہیں کونین میں آباد عزادار

مرثیہ

دَرحال امام زین العابدینؑ

بہ طرز: فِضّہؑ کی صدا آئی کہ اے پیٹنے والو

کیا کیا نہ ہُوا حق کی قسم کرب و بلا میں   اُمّت نے کیئے ایسے ستم کرب و بلا میں
عابدؑ نے سہے رنج و الم کرب و بلا میں   قیدی بنے سب اہلِ حرمؑ کرب و بلا میں
اللہ غضب سید و سردار کو بیڑی
پہنائی گئی عابدِؑ بیمار کو بیڑی

پھر کھینچا گیا کانٹوں پہ سجادؑ کو ہے ہے   سیدانیاں سر پیٹ کے کرنے لگی نالے
زینبؑ نے کہا کون بھتیجے کو بچائے   مارے گئے عباسؑ بھی دریا کے کنارے
اب کوئی نہیں ہائے مددگار ہمارا
ہوتا ہے تماشہ سرِ بازار ہمارا

بابا کی وصیّت کو نبھاتے رہے سجادؑ   ہر رنج و مصیبت کو اُٹھاتے رہے سجادؑ
دُرّے ستم اِیجاد کے کھاتے رہے سجادؑ   سر سجدۂ خالق میں جھُکاتے رہے سجادؑ
جو ظلم خدایا ہوئے ہیں آلِ نبیؐ پر
ڈھائے نہ گئے ایسے ستم اور کِسی پر

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

نیزے سے سرِ شاہؑ کی آواز یہ آئی   اے لال میرے تجھ پہ ہے نازاں یہ خدائی
کیا تونے بڑی صبر کی معراج دِکھائی   ہر ظلم سہا پھر بھی وفا خوب نبھائی
مقصد کو میرے تونے سر انجام کیا ہے
اے میرے پسر تونے بڑا کام کیا ہے

جب قافلہ دربارِ ستمگار میں پہنچا   زینبؑ نے کہا سیدِ سجادؑ سے بیٹا
بیٹھے ہیں تماشائی کھڑا کُنبہ ہے میرا   یہ کیسی قیامت کی گھڑی آئی خُدایا
اولادِ نبیؐ بزمِ ستمگار میں ہے ہے
بے پردہ ہیں ہم مجمعٔ اغیار میں ہے ہے

عابدؑ نے کہا صبر پھُپھی جاں ہے دِکھانا   اُمّت کے لئے ہم کو ہر اِک دُکھ ہے اُٹھانا
سر ظلم وستم کا ہے ہمیں آج جھُکانا   ہر حال میں ہے دینِ خدا ہم کو بچانا
جاں دینا رہِ صبر میں ہے کام ہمارا
اُمّت کے لئے ہے یہی پیغام ہمارا

جب آئے وطن ہو کے رہا قید سے سجادؑ   ہر وقت کیا کرتے تھے بس نالہ وفریاد
کہتے تھے تڑپ کر میرا گھر ہوگیا برباد   کھایا نہ ترس ہم پہ کوئی بھی ستم ایجاد
بابا کی جُدائی میں تڑپتے رہے مولاؑ
بس آنسو ہر اِک وقت بہاتے رہے مولاؑ

پھر قید ہوئے عابدِؑ بیمار دوبارہ   لو زہرِ دغا شام کے حاکم نے ہے بھیجا
کھاتے ہی اُسے ہائے قیامت ہوئی برپا   ہونے لگا ٹکڑے میرے مولاؑ کا کلیجہ
اُس زہر سے آخر کو قضاء کر گئے سجادؑ
گونجی یہ مدینے میں صدا مر گئے سجادؑ

اِک شور مدینے میں یہ ساحلؔ ہُوا برپا   سب کہتے تھے سر پیٹ کے واحسرت و دردا
خاموش ہُوا چوتھا اِمامت کا سِتارہ   لو پہلا عزادار اُٹھا کرب و بلا کا
اللہ غضب سید و سردار کو مارا
ظالم نے شہِؑ والا کے غمخوار کو مارا

Scanned with CamScanner